2504

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰسٓ ○ ج ١ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ○ لا ٢ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ○ لا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَ
○ لا ٤ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ○ لا ٥ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ○ ٦
لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰۤى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ ٧ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ
اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ ٨ وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ
سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ○ ٩ وَسَوَآءٌ
عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ ١٠ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ ج فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ○ اِنَّا
نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ط وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْۤ
اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ○ ع ١٢

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے ○

یٰسٓ ۔ اے سید (عرب و عجم؛) ابو بکر وراق کہتے ہیں یٰسٓ مخفف ہے یا سید البشر کا ○ قسم ہے قرآن حکیم کی
○ بے شک آپ رسولوں میں سے ہیں ○ (یقیناً) آپ راہِ راست پر ہیں ○ نازل فرمایا ہے
(قرآن حکیم کو) عزیز (ودد) رحیم نے ○ تاکہ آپ ڈرا سکیں اس قوم کو جن کے باپ دادا کو (طویل
عرصہ سے) نہیں ڈرایا گیا اس لئے وہ غافل ہیں ○ بے شک (ان کے پیہم کفر و عناد کے باعث) یہ
بات لازم ہو چکی ہے ان میں سے اکثر پر کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ ہم نے ڈال دیے ہیں ان کی
گردنوں میں طوق پس وہ ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اس لئے ان کے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ہیں ○
اور ہم نے بنا دی ہے ان کے سامنے ایک دیوار اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور ان کی آنکھوں پر پردہ
ڈال دیا ہے پس وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے ○ اور یکساں ہے ان کے لئے چاہے آپ انہیں ڈرائیں یا نہ
ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ آپ تو صرف اسی کو ڈرا سکتے ہیں جو اتباع کرتا ہے قرآن کا اور ڈرتا ہے (خدا)
رحمٰن سے بن دیکھے پس خوشخبری سنائیے ایسے شخص کو مغفرت کا اور بہترین اجر کا ○ بے شک ہم ہی زندہ کرتے ہیں
مردوں کو اور لکھ رہے ہیں (ان کے اعمال کو) جو وہ آگے بھیجتے ہیں اور ان کے ان آثار کو جو وہ پیچھے چھوڑ جاتے
اور ہر چیز کو ہم نے شمار کر رکھا ہے لوحِ محفوظ میں ۔ (۳۶/۱ تا ۱۲ * ت ۔ ض)

2505

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا

۱۔ یٰسٓ "سورہ یٰسین مکیہ ہے اس میں پانچ رکوع تراسی آیتیں سات سو انتیس کلمے تین ہزار حروف ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف میں ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یٰسٓ ہے اور جس نے یٰسٓ پڑھی اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے (یہ حدیث غریب ہے اس کی اسناد میں ایک راوی مجہول ہے) ابوداؤد کی حدیث میں ہے سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" اپنے اموات پر یٰسٓ پڑھو اسی لئے قریب موت حالت نزع میں مرنے والے کے پاس یٰسٓ پڑھی جاتی ہے۔ (کنزالایمان)

۲۔ قرآن حکیم کی قسم۔ یعنی اس قرآن کی قسم جو ندرت معانی اور عبارت کی تعجب انگیزی کے لحاظ سے محکم ہے۔ واو قسمیہ ہے اور یٰسین کو قسم قرار دیا تو واو عاطفہ ہو جائے گا۔

۳۔ "بلاشبہ آپ اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء میں سے ہیں"۔ کافروں کو اطلاع دینا مقصود ہے اور ان کے انکار کا رد مطلوب ہے کیونکہ انہوں نے کہا تھا لَسْتَ مُرْسَلًا (آپ رسول نہیں ہیں)

۴۔ جو سیدھے راستے پر (بھیجے گئے) ہو یعنی توحید اور استقامت پر یا یہ مطلب ہے کہ آپ سیدھے راستے پر ہیں۔ اگرچہ کہ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ کے لفظ سے صراط المستقیم پر ہونا معلوم ہو گیا تھا لیکن ضمناً معلوم ہوا تھا اس جملہ میں صراحت کر دی گئی کہ آپ صراط مستقیم پر ہیں۔

۵۔ قرآن خدائے زبردست مہربان کی طرف سے نازل کیا گیا ہے

۶۔ "کہ آپ اولاً لوگوں کو ڈرائیں جن کے باپ دادا کو نہیں ڈرایا گیا سو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں"۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بعد مکہ میں کوئی پیغمبر مبعوث نہیں ہوا مکہ والوں کو پیغمبر کی ضرورت بہت زیادہ تھی اس لئے فرمایا کہ ان لوگوں کے آباء و اجداد کے پاس کوئی پیغمبر نہیں بھیجا گیا (اور ان کو پیغمبر کی ضرورت سخت تھی اس لئے) آپ کو ان کے پاس پیغمبر بنا کر بھیجا گیا۔ مگر ان کو ڈرانے سے کوئی فائدہ نہ ہوا جس غفلت میں پہلے تھے انذار کے بعد بھی اسی میں پڑے ہوئے ہیں۔ ما کا موصولہ ہے یعنی جس چیز (عذاب آخرت۔ تباہی) سے ڈرائے

کرنے ڈرانے کے لئے ان کے آباء و اجداد کے پاس پیغمبروں کو بھیجا گیا تھا اسی عذاب سے ڈرانے کے لئے آپ کو ان کے پاس بھیجا گیا ہے۔ یا مَا مصدریہ ہے یعنی جیسے ان کے آباء و اجداد کو ڈرایا گیا تھا ویسے ہی آپ ان کو ڈ

۷۔ ان میں سے اکثر لوگوں پر (تقدیری) بات ثابت ہو چکی ہے سو وہ ایمان نہیں لائیں گے (تفسیر مظہری)

۸۔ ان کی حالت ایسی ہے جیسے ان کے ہاتھوں میں زنجیر اور گلے میں طوق ڈال کر انہیں گردن کے ساتھ کس سختی کے ساتھ جکڑ دیا ہو کہ ان کا سر اوپر اٹھ کر رہ گیا ہو

۹۔ ہم نے ان کے آگے بھی حق سے ایک رکاوٹ اور دیوار بنا دی ہے اور ان کے پیچھے بھی، چنانچہ یہ گمراہی میں بھٹکتے ہوئے تردد کا شکار ہیں۔ مزید برآں ان کی آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اس لئے یہ حق کو دیکھ نہیں سکتے اور خیر سے یہ استفادہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کی راہ پا سکتے ہیں۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر گمراہی کی مہر لگا دی ہے اس لئے انہیں ڈرانے کا کوئی فائدہ نہیں ورنہ ہی یہ اس سے متاثر ہوں گے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۱۱۔ اور (اے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کا ڈرانا تو ایسے شخص کو فائدہ پہنچا سکتا ہے جو قرآن کی پیروی کرے اور اللہ کو بغیر دیکھے ہوئے اس کی پیروی کرے یعنی حضرت ابوبکر صدیقؓ سو آپ ان کو ان کے دنیوی گناہوں کی مغفرت اور جنت میں عمدہ صلے کی خوشخبری سنا دیجئے۔

۱۲۔ اور ہم ایک روز مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم ان کے وہ اعمال بھی لکھتے جاتے ہیں جنہیں وہ آگے بھیجتے جاتے ہیں اور ان کے چھوڑے ہوئے وہ اچھے اور برے طریقے جن پر ان چھوڑنے والوں کے مرنے کے بعد عمل کیا جاتا ہے اور ہم نے ان کے سب اعمال کو لوح محفوظ میں ضبط کر دیا تھا (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ○ أَعْنَاقِهِمْ : ان کی گردنیں ○ اغلال : قیدیں، طوق، ہتھکڑیاں ○ اذقان : ٹھوڑیاں ○ مُقْمَحُوْنَ : گردن کھنچنے کی وجہ سے سر اوپر کو اٹھے ہوئے ○ أَغْشَيْنٰهُمْ : ہم نے ان کو اوپر سے ڈھانک دیا ○ خَشِيَ : وہ ڈرا، اس نے خوف کھایا ○ آثَارَهُمْ : ان کے نشا

تفہیمی خلاصہ ○ یٰس اس سورہ مبارکہ کی پہلی آیت ہے ○ ہر چیز کے لئے قلب ہے، قرآن کا قلب یٰس

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "دینے والا اللہ تعالیٰ اور بانٹنے والا میں ہوں" اس حدیث پاک کے مطابق
کائنات کے جسم میں حضور دل کی مانند ہیں اور سورہ یاسین قرآن کریم کا دل ہے ⊖ یٰسین رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ
کے اسماء مبارکہ میں سے ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی شب کے وقت اللہ کے لئے اس سورت
پڑھے گا صبح کو گناہوں سے بالکل پاک ہو کر اٹھے گا یعنی اس کے گناہ معاف ہو جائیں گے ⊖ (ابن حبان) اس سورہ مبارکہ کا
پڑھنا اکسیر کا حکم رکھتا ہے ⊖ حضرت ابوبکرؓ کی ایک روایت میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا سورہ یاسین کو توریت میں معمہ کہا گیا ہے کیوں کہ یہ اپنے پڑھنے والے کو دونوں جہاں کی بھلائی
عموماً عطا کرتی ہے اور دنیا و آخرت کے دکھ کو دور کرتی ہے۔ اس کا نام دافعہ اور قاضیہ بھی ہے یہ
اپنے پڑھنے والے سے ہر برائی کو دفع کرتی ہے اور اس کی ہر ضرورت پوری کرتی ہے جو اس کو پڑھے گا
اس کو بیس حج کے برابر ثواب ملے گا اور جو اس کو سنے گا اس کو راہ خدا میں ہزار دینار صرف
کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور جو اس کو لکھے گا اس کے سینے کے اندر ہزار دوائیں اور ہزار نور
اور ہزار یقین اور ہزار نیکیاں اور ہزار رحمتیں داخل کر دی جائیں گی اور ہزار کینے اور مرض اس کے
اندر سے نکال دیے جائیں۔ یہ بھی حضرت ابوبکرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن اپنے ماں باپ کی قبروں پر یا دونوں میں سے ایک کی قبر پر جا کر
سورہ یٰسین پڑھے گا اس سورت کے ہر حرف کی تعداد کے برابر اس کے گناہ معاف کر دے گا۔
رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
⊖ اللہ تعالیٰ نے سورہ طٰہٰ و یٰسین کو تخلیق آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال قبل پڑھا تو ملائکہ نے سن کر
عرض کی مبارک ہو اس امت کو جس پر نازل ہوگی اور مبارک ہیں وہ زبانیں جو اسے پڑھیں گی۔
اور مبارک ہیں وہ سینے جو اسے محفوظ رکھیں گے" فرمایا "جب دوستان خدا بہشت میں قدم رکھیں گے
بارگاہ حق سے آواز آئے گی تم قرآن بہت سے لوگوں سے سنا اب مجھ سے سنو تو وہ اس وقت سورہ فاتحہ،
سورہ طٰہٰ اور سورہ یٰسین سنیں گے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "گویا انہوں نے اس سے قبل
قرآن سنا ہی نہیں تھا جب اسے خود اللہ تعالیٰ پڑھے گا ⊖

2508

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ ۘ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۚ۝ ۱۳ اِذْ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِلَيْكُمْ
مُّرْسَلُوْنَ ۝ ۱۴ قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ
شَيْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ۝ ۱۵ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝ ۱۶
وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ۱۷ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا
لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۱۸ قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ
اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝ ۱۹ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ
رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ۙ ۲۰ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ
اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ ۲۱

اور ان سے گاؤں والوں کا قصہ بیان کرو جب ان کے پاس پیغمبر آئے ۝ (یعنی) جب ہم نے
ان کی طرف دو (پیغمبر) بھیجے تو انہوں نے ان کو جھٹلایا۔ پھر ہم نے تیسرے سے تقویت دی تو
انہوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف پیغمبر ہو کر آئے ہیں ۝ وہ بولے کہ تم (اور کچھ) نہیں مگر ہماری
طرح کے آدمی (ہو) اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی۔ تم محض جھوٹ بولتے ہو ۝ انہوں نے کہا کہ
ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف (پیغام دے کر) بھیجے گئے ہیں ۝ اور ہمارے ذمے
تو صاف صاف پہنچا دینا ہے اور بس ۝ وہ بولے کہ ہم تم کو نامبارک دیکھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ
آؤ گے تو ہم تمہیں سنگسار کردیں گے اور تم کو ہم سے دکھ دینے والا عذاب پہنچے گا ۝ انہوں نے کہا
تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اس لئے کہ تم کو نصیحت کی گئی؟ بلکہ تم ایسے لوگ ہو جو
حد سے تجاوز کر گئے ہو ۝ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا کہنے لگا کہ اے
میری قوم پیغمبروں کے پیچھے چلو ۝ ایسوں کے جو تم سے صلہ نہیں مانگتے اور وہ سیدھے رستے پر ہیں ۝

(پارہ ۲۲۔ سورہ یٰس (۳۶/۱۳ تا ۲۱ * ت: ج)

۱۳: "اور ان سے نشانیاں بیان کرو اس شہر والوں کی" اس شہر سے مراد انطاکیہ ہے یہ ایک
بڑا شہر ہے اس میں چشمے ہیں کئی پہاڑ ہیں ایک سنگین شہر پناہ ہے بارہ میل کے دور میں بستا ہے

«جب ان کے پاس فرستادے آئے» حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کا مختصر بیان یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دو حواریوں صادق و صدوق کو انطاکیہ بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو جو بت پرست تھے دین حق کی دعوت دیں جب یہ دونوں شہر کے قریب پہنچے تو انھوں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ بکریاں چرا رہا ہے اس شخص کا نام حبیب نجار تھا اس نے ان کا حال دریافت کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہیں تمہیں دین حق کی دعوت دینے آئے ہیں کہ بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو حبیب نجار نے نشانی دریافت کی انھوں نے کہا کہ نشانی یہ ہے کہ ہم بیماروں کو اچھا کرتے ہیں اندھوں کو بینا کرتے ہیں برص والے کا مرض دور کر دیتے ہیں۔ حبیب نجار کا ایک بیٹا دو سال سے بیمار تھا انھوں نے اس پر ہاتھ پھیرا وہ درست ہو گیا حبیب ایمان لائے اور اس واقعہ کی خبر مشہور ہو گئی تا آنکہ ایک خلق کثیر نے ان کے ہاتھوں اپنے امراض سے شفا پائی یہ خبر پہنچنے پر بادشاہ نے انھیں بلا کر کہا کہ کیا ہمارے معبودوں کے سوا کوئی اور معبود ہے ان دونوں نے کہا ہاں وہی جس نے تجھے اور تیرے معبودوں کو پیدا کیا پھر لوگ ان کے درپے ہوئے اور انھیں مارا اور یہ دونوں قید کر لئے گئے پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شمعون کو بھیجا وہ اجنبی بن کر شہر میں داخل ہوئے اور بادشاہ کے مصاحبین و مقربین سے راہ و رسم پیدا کر کے بادشاہ تک پہنچے اور اس پر اپنا اثر پیدا کر لیا جب دیکھا کہ بادشاہ ان سے خوب مانوس ہو گیا ہے تو ایک روز بادشاہ سے ذکر کیا کہ دو آدمی جو قید کئے گئے ہیں کیا ان کی بات سنی گئی تھی وہ کیا کہتے تھے بادشاہ نے کہا کہ نہیں جب انھوں نے نئے دین کا نام لیا تو فوراً ہی مجھے غصہ آ گیا شمعون نے کہا اگر بادشاہ کی رائے ہو تو انھیں بلایا جائے دیکھیں ان کے پاس کیا ہے چنانچہ وہ دونوں بلائے گئے شمعون نے ان سے دریافت کیا تمہیں کس نے بھیجا ہے انھوں نے کہا اس اللہ نے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر جاندار کو روزی دی اور جس کا کوئی شریک نہیں شمعون نے کہا اس کی مختصر صفت بیان کرو انھوں نے کہا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے شمعون نے کہا تمہاری نشانی کیا ہے انھوں نے کہا جو بادشاہ چاہے تو بادشاہ نے ایک اندھے لڑکے کو بلایا انھوں نے دعا کی وہ فوراً بینا ہو گیا شمعون نے

بادشاہ سے کہا کہ اب مناسب یہ ہے کہ تو اپنے معبودوں سے کہہ کہ وہ بھی ایسا ہی کر کے دکھائیں تاکہ تیری
اور ان کی عزت ظاہر ہو۔ بادشاہ نے شمعون سے کہا کہ تم سے کچھ چھپانے کی بات نہیں ہے ہمارا معبود نہ
دیکھے نہ سنے نہ کچھ بنا سکے نہ بگاڑ سکے۔ پھر بادشاہ نے ان دونوں حواریوں سے کہا کہ اگر تمہارے معبود
کو مردے کو زندہ کر دینے کی قدرت ہو تو ہم اس پر ایمان لے آئیں۔ انہوں نے کہا ہمارا معبود ہر شے پر
قادر ہے۔ بادشاہ نے ایک دہقان کے لڑکے کو منگوایا جس کو مرے ہوئے سات دن ہو چکے تھے اور
جسم خراب ہو چکا تھا بدبو پھیل رہی تھی ان کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا اور وہ اٹھ کھڑا
ہوا اور کہنے لگا کہ میں مشرک مرا تھا مجھ کو جہنم کے سات وادیوں میں داخل کیا گیا میں تمہیں آگاہ
کرتا ہوں کہ جس دین پر تم ہو بہت نقصان دہ ہے ایمان لاؤ اور کہنے لگا آسمان کے دروازے
کھلے اور ایک حسین جوان مجھے نظر آیا جو ان تینوں شخصوں کی سفارش کرتا ہے۔ بادشاہ نے کہا
کون تین اس نے کہا ایک شمعون اور دو یہ۔ بادشاہ کو تعجب ہوا۔ جب شمعون نے دیکھا کہ
اس کی بات بادشاہ پر اثر کر گئی تو اس نے بادشاہ کو نصیحت کی وہ ایمان لایا اور اس کی قوم کے کچھ
لوگ ایمان لائے اور کچھ ایمان نہ لائے اور عذاب الٰہی سے ہلاک کیے گئے۔ (کنز الایمان حاشیہ)

۱۴۔ پہلے دو رسول اس شہر میں تشریف لائے اور وہاں کے لوگوں کو راہ ہدایت پر چلنے کی دعوت دی لیکن
وہاں کے باشندے بپھر گئے اور انہیں جھٹلانا شروع کر دیا اور طرح طرح سے اذیت پہنچانے لگے۔ اللہ تعالیٰ
نے ان کی تقویت کے لئے ایک تیسرا رسول بھیج دیا اور انہوں نے مل کر تبلیغ کا کام زور و شور سے شروع
کر دیا۔ وہاں کے لوگ حقیقت شناس نہ تھے۔ وہ اس نور نبوت کو نہ دیکھ سکے جو ان کی جبین
سعادت سے چمک رہا تھا۔ وہ روحانیت کی ان رفعتوں کے ادراک سے قاصر تھے جو اللہ تعالیٰ
نے ان نفوس قدسیہ کو بخشی تھیں۔ وہ ان کے ظاہر کو دیکھ کر فریب کھا گئے، کہنے لگے تمہارا قد و قامت ہماری
طرح، تمہارا چلنا پھرنا ہماری طرح، تم کھاتے پیتے بالکل ہماری طرح ہو تم رسول کیسے بن گئے

۱۵۔ انہیں ان پاک ہستیوں کے اس دعوے پر بھی اعتراض تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی
مخلوق کی راہنمائی کے لئے صحیفہ ہدایت لے آئے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ پہلے تو خدا ہے ہی نہیں اور

لہٰذا اگر واقعی کوئی اتنی جلیل القدر ہستی ہے جس نے آسمانوں، زمینوں کو پیدا کر دیا، سمندر اور پہاڑ جیسی بڑی بڑی عظیم الشان چیزیں بنائی ہیں تو اتنی بڑی ہستی کو یہ زیب نہیں دیتا کہ انسان جیسی حقیر مخلوق کے لئے وہ کوئی احکام و ضوابط مرتب کرتا رہے۔ اس لئے ان رسولوں کا یہ دعویٰ ہرگز قابل قبول نہیں۔

۱۶۔ ان حضرات نے حلف اٹھا کر انہیں یقین دلانے کی کوشش کی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور اس نے ہی انہیں ان کی ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔

۱۷۔ رسولوں نے اہل قریہ کو بتا دیا کہ ہمارا فرض صرف اس قدر ہے کہ پیغام حق نہایت موثر انداز میں پوری دلسوزی سے تمہیں پہنچا دیں۔ اس کو قبول کرنا یا رد کرنا تمہارا کام ہے۔ ہم اپنی ذمہ داری کا جس طریقے سے پوری کر دی (ضیاء

۱۸۔ وہاں کے لوگ کہنے لگے تمہارا آنا بڑا نحس ہوا۔ اگر اب بھی تم اپنی نصیحت سے باز نہ آؤ گے تو تم پر پتھراؤ کر دیا جائے گا۔ رسولوں نے کہا یہ تمہارا حصہ تمہارے گناہوں کی نحوست سے پڑا ہے

۱۹۔ ہم تم کو نصیحت کرنے اور سدھارنے آئے ہیں نہ (کہ) ستانے (کیا) نصیحت کرنے کا یہی بدلہ ہے۔ تم بڑے بدکار لوگ ہو (تفسیر حقانی)

۲۰۔ "اور ایک آدمی اس شہر کے دور مقام سے دوڑتا ہوا آیا" یہ شخص حبیب نجار تھا۔ جب اس کو اطلاع ملی کہ اس کی قوم والوں نے رسولوں کو قتل کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ دوڑا ہوا آیا اور اس نے کہا اے میری قوم والو! ان رسولوں کی راہ پر چلو۔

۲۱۔ ایسے لوگوں کی راہ پر چلو جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ خود راہ راست پر ہیں۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ⊙ بَلٰغ : پہنچا دینا، کافی ہونا ⊙ تَطَیَّرْنَا : ہم نے شگون بد لیا، ہم نے نامبارک سمجھا، ہم نے منحوس جانا ⊙ تَنْتَھُوْا : تم باز آتے ہو، تم باز آ جاتے ⊙ اَقْصَا : دور (ل ق)

تفہیمی خلاصہ ⊙ القریہ سے روم کی بستیوں میں سے بستی انطاکیہ مراد ہے اسے عواصم بھی کہا جاتا ہے ⊙ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیک فالی کو اچھا فرماتے اور بد فالی کو مکروہ سمجھتے ان میں فرق یہ ہے کہ نیک فال میں اللہ تعالیٰ پر حسن ظن ہوتا ہے اور بد فالی میں غیر اللہ پر اعتماد کیا جاتا ہے ⊙ حبیب نجار کے ایمان بہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موجب یہ ہوا کہ وہ اہل علم سے تھا اس نے حبیب اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ

2512

کتاب پڑھی تو اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت دیکھی اور آپ کے مبعوث ہونے کا وقت معلوم کیا تو آپ کا کلمہ پڑھا ⊖ جہالت اور توہم پرستی کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ عہد جاہلیت میں نیک و بد شگون کا بڑا رواج تھا۔ کئی چیزیں ان کے نزدیک منحوس تھیں اگر صبح ان میں سے کوئی انہیں نظر آئے تو سمجھتے کہ آج کا دن منحوس ہے اگر سفر پر جاتے وقت ایسی چیز سے سامنا ہو جاتا تو ارادہ سفر ترک کر دیتے ⊖

وَمَالِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ ٢٢ ءَأَتَّخِذُ مِن دُونِهِۦٓ ءَالِهَةً إِن
يُرِدْنِ الرَّحْمَٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا وَلَا يُنقِذُونِ ۝ ٢٣ إِنِّيٓ إِذًا
لَّفِي ضَلَٰلٍ مُّبِينٍ ۝ ٢٤ إِنِّيٓ ءَامَنتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُونِ ۝ ٢٥ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ
قَالَ يَٰلَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ ۝ ٢٦ بِمَا غَفَرَ لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُكْرَمِينَ ۝ ٢٧ وَمَآ
أَنزَلْنَا عَلَىٰ قَوْمِهِۦ مِنۢ بَعْدِهِۦ مِن جُندٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنزِلِينَ ۝ ٢٨ إِن
كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَٰحِدَةً فَإِذَا هُمْ خَٰمِدُونَ ۝ ٢٩ يَٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيهِم
مِّن رَّسُولٍ إِلَّا كَانُوا بِهِۦ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ ٣٠ أَلَمْ يَرَوْا كَمْ أَهْلَكْنَا مِّنَ الْقُرُونِ
أَنَّهُمْ إِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ ٣١ وَإِن كُلٌّ لَّمَّا جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ ٣٢

اور مجھے کیا ہے کہ اس کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور اسی کی طرف تمہیں پلٹنا ہے ۝ کیا اللہ کے سوا اور خدا ٹھہراؤں کہ اگر رحمٰن میرا برا چاہے تو ان کی سفارش میرے کچھ کام نہ آئے اور نہ وہ مجھے بچا سکیں ۝ بے شک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں ۝ مقرر میں تمہارے رب پر ایمان لایا تو میری سنو ۝ اس سے فرمایا گیا کہ جنت میں داخل ہو کہا کسی طرح میری قوم جانتی ۝ جیسی میرے رب نے میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں کیا ۝ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہمیں وہاں کوئی لشکر اتارنا تھا ۝ وہ تو بس ایک ہی چیخ تھی جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ۝ اور کہا گیا کہ ہائے افسوس ان بندوں پر جب ان کے پاس کوئی رسول آتا تو اس سے ٹھٹھا ہی کرتے ہیں ۝ کیا انہوں نے نہیں دیکھا ہم نے ان سے پہلے کتنی سنگتیں ہلاک فرمائیں کہ وہ اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ۝ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور حاضر لائے جائیں گے ۝

(۳۶/۲۲ تا ۳۲ ت: ک)

۲۲۔ تم اپنے لیے جو چاہو راستہ اختیار کرو البتہ میں تو اپنے خالق کی عبادت سے سرتابی نہیں کر سکتا اور نہ اس کے علاوہ کسی غیر کو اپنا الٰہ اور معبود مان سکتا ہوں۔ نیز یہ امر بھی پیش نظر ہے کہ ہمیں ہمیشہ اس دنیا میں زندہ نہیں رہنا ہے ایک دن آنے والا ہے جب تم یہاں سے کوچ کر دو گے اور اپنے رب کے حضور پیش کر دیے جاؤ گے خود سوچو اگر ساری عمر اس کی نافرمانی میں برباد ہو گئی تو کس منہ سے وہاں حاضر ہو گے۔

RS14

۲۳ - آخر میں اپنے رب حقیقی کے بغیر کسی بے بس اور ضعیف چیز کو خدا کیوں کر مان لوں - ان کی تو یہ مجال ہی نہیں
کہ اگر میرا رحمان ہی مجھے کسی مصیبت میں مبتلا کر دے تو وہ اگر زبردستی مجھے اس کی گرفت سے چھڑا لیں
یا میری سفارش ہی کر سکیں ایسے نکمے اور بے کار خداؤں کو مان کر میں کیا کروں گا -
۲۴ - اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھتے ہوئے اگر میں پھر شرک میں مبتلا ہو جاؤں تو مجھ سے بڑھ کر اور کون گمراہ ہوگا - (ضیاء القرآن)
۲۵ - " بلا شبہ میں تمہارے رب پر (یعنی جو حقیقی رب ہے اس پر) ایمان لا چکا سو تم میری یہ بات سن
جب اس شخص نے یہ بات کہی تو قوم والوں نے اس پر یکبارگی حملہ کر کے قتل کر دیا * بعض علماء نے کہا یہ کلام
میں خطاب رسولوں کو ہے کیوں کہ جب اس کو یقین ہو گیا کہ مجھے قتل کر دیا جائے گا تو اس نے اپنے
مومن ہونے کا گواہ پیغمبروں کو بنا لیا (گویا) پورا کلام اس طرح تھا - پھر اس نے رسولوں سے کہا
میں تمہارے رب پر ایمان لایا
۲۶ " (مر جانے کے بعد اس سے) کہا گیا جنت میں چلا جا " جب حبیب نجار شہید ہو گیا تو اس کی
عزت افزائی کے لئے جنت میں جانے کی اجازت دے دی گئی " اس نے کہا اے (میرے رب)
کاش میری قوم کو معلوم ہو جاتا
۲۷ - کہ میرے رب نے مجھے کیا بخش دیا اور عزت یافتہ لوگوں میں مجھے شامل کر دیا " یعنی کس وجہ
سے اللہ نے میری مغفرت کر دی یعنی ایمان اور کافروں کی طرف سے ایذا پہنچنے پر صبر کرنے کی وجہ سے
(حبیب چاہتے تھے کہ ان کی حالت سے قوم واقف ہو جائے) تاکہ اس اطلاع کے بعد وہ ایمان لے آئیں
اور طاعت گزار ہو جائیں - (تفسیر مظہری)
۲۸ - اس آیت میں یہ خبر دی جا رہی ہے کہ اللہ نے اس ولی کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں
سے انتقام لیا - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں ہلاک کرنے کے لئے ہم نے آسمان سے کوئی لشکر نہیں
بھیجا نہ ہی ہمیں اس تردد کی ضرورت تھی بلکہ ان کی سرکوبی کا معاملہ بہت معمولی تھا
۲۹ - اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے شہر کے دروازے کی چوکھٹ پکڑ کر ایک دل دوز اور
گرجدار چیخ ماری جس کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ تمام کے تمام بجھے کوئلوں کی طرح بھسم ہو گئے (تفسیر

2515

۳۰۔ قیامت کے دن ایسے لوگوں کے حال پر جو کہ ایمان نہیں لائے افسوس اور حسرت کا مقام ہوگا کبھی ان کے پاس کوئی رسول نہیں آیا (ایسا) جس کا انھوں نے مذاق نہ اڑایا ہو اور ان لوگوں نے ان تینوں رسولوں کو بھی شہید کر کے کنوئیں میں ڈال دیا تھا۔

۳۱۔ کیا کفار مکہ نے اس چیز پر غور نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے بہت امتوں کو ہلاک کر دیا ہے اور پھر وہ قیامت تک ان کی طرف لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

۳۲۔ اور یہ سب قرون اور بستیوں والے حساب کے لئے ہمارے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ (تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما)

لغوی اشارے ○ يُنْقِذُوْنِ : وہ مجھے نہیں چھڑا سکیں گے ○ صَيْحَةً : چیخ، کڑک، ہولناک آواز
خَامِدُوْنَ : بجھنے والے ○ (لغات القرآن)

حدیث شریف میں ہے

تفہیمی خلاصہ ○ " جو اپنے لئے پسند کرے وہی دوسرے کے لئے اختیار کرے "○ " ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے " ○ " جو اللہ کی حمد کرتا ہے تو اللہ اسے قبول فرماتا ہے " ○ " حبیب نجار نے اپنی قوم کو زندگی اور بعد موت ہر دو حالتوں میں نصیحت کی ○ انسان کی کرامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ راہ حق اور دنیا و اسلام میں مردانہ وار جان قربان کرے جیسے حبیب نجار نے کیا ○ کسی شے کے ضائع ہونے پر سخت غم اور افسوس لاحق ہونے کو حسرۃ کہا جاتا ہے ○ حبیب نجار کو اہل انطاکیہ نے شہید کر دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے انطاکیہ کے ظالموں کو ہلاک کر دیا جبکہ اہل ایمان سلامت رہے ○ انطاکیہ کے بازار میں ابھی ایک مسجد، مسجد حبیب سے موسوم ہے اس کے صحن میں حبیب نجار کا مزار ہے جہاں لوگ زیارت کے لئے جاتے

وَآيَةٌ لَّهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ ٣٣
وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِّن نَّخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ۝ ٣٤ لِيَأْكُلُوا
مِن ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝ ٣٥ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ
الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنفُسِهِمْ وَمِمَّا يَعْلَمُونَ ۝ ٣٦ وَآيَةٌ
لَّهُمُ اللَّيْلُ ۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُم مُّظْلِمُونَ ۝ ٣٧ وَالشَّمْسُ تَجْرِي
لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۚ ذَٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ ٣٨ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ
حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ۝ ٣٩ لَا الشَّمْسُ يَنبَغِي لَهَا أَن تُدْرِكَ الْقَمَرَ
وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۚ وَكُلٌّ فِي فَلَكٍ يَسْبَحُونَ ۝ ٤٠

اور ان کے لئے خشک زمین بھی ایک نشانی ہے جس کو ہم نے زندہ کیا اور اس سے اناج نکالا کہ جس کو وہ کھاتے ہیں ○ اور اس میں ہم نے کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور اس میں چشمے جاری کئے ○ کہ اس کے پھل کھائیں اور یہ چیزیں ان کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی تو نہیں ہیں پھر کیوں شکر نہیں کرتے ○ پاک ذات ہے وہ کہ جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں کو گوناگوں بنایا اور خود ان میں سے بھی اور ان چیزوں میں سے بھی کہ جن کو وہ جانتے بھی نہیں ○ اور ان کے لئے رات بھی ایک نشانی ہے کہ ہم اس میں سے دن کو کھینچ لیتے ہیں پھر تب ہی وہ اندھیرے میں رہ جاتے ہیں ○ اور آفتاب ہے کہ اپنے ٹھکانے پر چلا کرتا ہے یہ اندازہ کیا ہوا ہے زبردست خبردار کا ○ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ پرانی شاخ کی طرح سے پھر شکل آ جاتا ہے ○ نہ تو آفتاب کی مجال ہے کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے آ سکتی ہے اور ہر ایک، ایک ایک آسمان میں تیرتا پھرتا ہے ○ (۳۶/۳۳تا۴۰ * ت: ح)

۳۳۔ (ان تکوینی دلائل کا بیان) جن میں غور کرنے سے دل کو یقین کا نور نصیب ہو جاتا ہے اور روح کو اطمینان اور تسکین حاصل ہو جاتی ہے۔ پہلی دلیل یہ بیان فرمائی کہ بنجر اور مردہ زمین جس میں بظاہر زندگی کی کوئی رمق نظر نہیں آتی جب اللہ تعالیٰ بارش برساتا ہے تو اس میں زندگی انگڑائیاں لینے لگتی ہے۔ روئیدگی کی مردہ قوتیں اپنی ساری شوخیوں اور زیبائی کے ساتھ نمودار ہو جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے رنگ و بو کے حسین دوشیزے مسکرانے لگتے ہیں* کسان جو تخم ریزی کرتا ہے اس کی بالیں زمین کے جگر کو چیر کر باہر

باہر نکل آتا ہے، چند مہینوں میں فصل پک جاتی ہے جس سے تم غذا حاصل کرتے ہو

۳۴۔ اور ہم باغ اگا دیتے ہیں اور ان باغوں میں کھجور کے لانبے لانبے درخت بھی اگتے ہیں جو آسمان کو
چھو رہے ہوتے ہیں اور دوسری طرف انگور کی نازک بیلیں ہیں جو زمین پر بچھی چلی جاتی ہیں جن کو اوپر
اٹھانے کے لئے تم چھپر بناتے ہو وہاں چشمے ابل رہے ہوتے ہیں جن سے تمہارے باغ آب پاش ہوتے ہیں

۳۵۔ تم ان پھلوں کو یا تو جوں کا توں کھاتے ہو یا ان کو مختلف شکلوں میں بدل کر ان سے
لطف اندوز ہوتے ہو۔ ایک آم کے پھل ہی کو لیجئے ابتدائی حالت میں اس سے بڑی لذیذ چٹنی بنتی ہے
جب وہ پھل کچھ بڑا ہوتا ہے تو اس کا اچار بنایا جاتا ہے چند ماہ بعد اس کا مربہ بنا کر چینی اور
شیشے کے خوبصورت مرتبانوں میں محفوظ کر دیا جاتا ہے جب آم پک جاتے ہیں یا تو تم دودھ میں ان کا رس
چوس لیتے ہو یا ان کو کاٹ کر کھاتے ہو یا انہیں سکویش بنا کر انہیں نوش کرتے ہو "وما عملته
ایدیھم" میں انہی چیزوں کی طرف اشارہ ہے۔ ایک دوسرا مفہوم یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ
سرسبز و شاداب کھیت، یہ بہار آفریں باغات اور رنگین اور پھلوں سے لدی ہوئی ڈالیاں
یہ رنگا رنگ مہکتے پھول ان میں سے کوئی ایک چیز بھی ایسی نہیں جو تمہارے ہاتھوں نے بنائی ہو
یہ سب قدرت کی ندرت آفرینیوں کا اعجاز ہے۔ اس صورت میں ما موصولہ نہیں نافیہ ہوگا۔ (ضیاء القرآن)

۳۶۔ پاک ہے وہ ذات جس نے زمین میں اگنے والے درختوں، پودوں، پھلوں، پھولوں غرضیکہ زمین سے
ہر اگنے والی چیز کا جوڑا جوڑا بنا کر اسے نر اور مادہ میں تقسیم کر دیا، اسی طرح انسانوں کو بھی مذکر اور مؤنث
میں تقسیم کر دیا اور یہ سلسلہ ایسی بے شمار مخلوقات میں بھی جاری ہے جن تک انسان کے علم کی ابھی تک
رسائی نہیں ہوئی۔ (تفسیر ابن کثیر)

۳۷۔ فضا بذات خود سیاہ و تاریک ہے رب تعالیٰ اسے آفتاب کے ذریعہ نورانی لباس پہنا دیتا ہے۔ جب
آفتاب غروب ہو جاتا ہے تو یہ لباس اتر جاتا ہے اور عالم اپنے اصلی رنگ میں نظر آنے لگتا ہے۔ معلوم ہوا کہ
ہم سب اصل میں سیاہ تاریک ہیں نور مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ ایمان کی روشنی ملی ہے

۳۸۔ آسمان و زمین ٹھہرے ہوئے ہیں۔ تارے ان میں تیر رہے ہیں۔ سورج کی حرکت بھی ایک مقررہ وقت (یعنی قیامت) تک ہے

* اس ٹھہراؤ سے مراد یا قیامت ہے یا سورج کی منزلوں کی ابتداء اور انتہا * رب کے ان اندازوں میں ہزارہا حکمتیں ہیں۔ موسم، فصلیں سب ان اندازوں سے قائم ہیں (نور العرفان)

۳۹۔ اور چاند کے لئے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی۔ یعنی ہم نے چاند کی سیر ماہ مقرر کی۔ اللہ نے چاند کی ۲۸ منزلیں مقرر کی ہیں ہر رات ایک منزل میں اترتا ہے کبھی اپنی منزل سے نہیں چوکتا نہ منزل تک پہنچنے سے قاصر رہتا ہے آخری منزل پر باریک اور خمیدہ ہو جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی خمیدہ ٹہنی۔ پھر محاق کی تاریخ کو سورج کی شعاعوں کے نیچے آ جاتا ہے (تفہیم)۔ نہ آفتاب کی مجال ہے کہ وہ چاند کے طلوع ہونے کے وقت طلوع کرے کہ جس سے چاند کی روشنی کو محو کر دے اور اسی طرح نہ رات دن کے مقررہ وقت ختم ہونے سے پہلے آ سکتی ہے کہ اگر اس کی روشنی ختم کر دے۔ چاند اور سورج اور ستارے ہر ایک اپنے اپنے دائرہ میں تیر رہا ہے (تفسیر ابن عباسؓ)

لغوی اشارے ۞ حَبًّ : دانہ، غلہ، اناج، گندم، جو وغیرہ ۞ العُیُون : چشمے ۞ ازواج : جوڑے، ہم مثل چیزیں، اقران ۞ نَسْلَخُ : کھال کی طرح ہم اتار لیتے ہیں ۞ عاد : وہ پھرا، وہ پھر آیا ۞ عُرجُون :

تفہیمی خلاصہ ۞ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کی نشانیوں میں سے خشک اور بنجر زمین کا دوبارہ تر و تازہ اور قابل کاشت ہونا اور ہرا ہو جانا ہے۔ غلہ کا نکلنا جو کھایا جاتا ہے ۞ باغوں کا اگانا جن میں انواع و اقسام کے میوے پیدا ہوتے ہیں کثیر المنافع میووں میں انسانی ضروریات خوراک کے حامل میوے ہیں ان میں کھجور اور انگور بڑے مرغوب ہیں اور ان کی پیداوار بھی بکثرت ہوتی ہے انسانوں کو احساس میں نہیں میووں کی بھی ضرورت و رغبت ہوتی ہے ۞ ان باغات میں اور ان کے اطراف چشموں کا جاری ہونا قدرت کی نشانی ہے کہ ان کے پانی سے درخت اور باغوں کی نشوونما اور ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے ۞ غلہ ہو یا میوے سب اللہ تعالیٰ کی عنایت خاص اور رحمت ہے اس میں بندوں کی کوششوں کا دخل نہیں یہ سب اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں ان پر شکر گزاری لازم ہے اور شکر ادا نہ کرنا احسان فراموشی ہے۔ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو ان کے حسب طرح چاہے اپنے فائدہ کے لئے استعمال کرے ۞ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات میں نر اور مادہ بنائے ہیں ۞ اللہ تعالیٰ نے رات اور دن کو علیحدہ علیحدہ کر دیا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہے ۞ سورج اور چاند کو ایک خاص نظم کا پابند فرما دیا ہے ۞ کوئی اللہ تعالیٰ کے بنائے نظام و ضابطے کی خلاف ور

وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ۝ ٤١ وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ
مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ۝ ٤٢ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ۝ ٤٣
اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ۝ ٤٤ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَمَا خَلْفَكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ٤٥ وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا
مُعْرِضِيْنَ ۝ ٤٦ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِىْ
ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ٤٧ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ٤٨ مَا
يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ۝ ٤٩ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ۝ ٥٠ ع

اور ایک نشانی ان کے لئے یہ بھی ہے کہ ہم نے سوار کیا ان کی اولاد کو ایک کشتی میں جو بھری ہوئی تھی ٥ اور ہم نے پیدا کیں ان کے لئے اس کشتی کی مانند اور چیزیں جن پر وہ سوار ہوتے ہیں ٥ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں غرق کر دیں پس کوئی ان کی فریاد سننے والا نہ ہو اور نہ وہ ڈوبنے سے بچائے جا سکیں ٥ بجز اس کے کہ ہم از رحمت فرمائیں اور انہیں کچھ وقت تک لطف اندوز ہونے دیں ٥ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ ڈرو (اس عذاب سے) جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے ٥ اور نہیں آتی ان کے پاس کوئی نشانی ان کے رب کی نشانیوں سے مگر وہ اس سے روگردانی کرنے لگتے ہیں ٥ اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ خرچ کرو اس مال سے جو تمہیں اللہ نے دیا ہے تو کافر کہتے ہیں اہلِ ایمان کو کیا ہم انہیں کھانا کھلائیں جنہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود کھلا دیتا (اے ناصحو!) تم تو بالکل بہک گئے ہو ٥ اور کافر کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو اس کا مقرر وقت بتا دو) ٥ یہ (نابکار) نہیں انتظار کر رہے مگر اس ایک کڑک کا جو (اچانک) انہیں دبوچ لے گی جب وہ بحث مباحثہ کر رہے ہوں گے ٥ پس نہ وہ (اس وقت) کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے گھر والوں کی طرف لوٹ کر جا سکیں گے ٥ (۳۶/۴۱ تا ۵۰ * ت: ص)

۴۱۔ اس کشتی سے مراد نوح علیہ السلام کی کشتی ہے جو سامان اور انسانوں سے بھری ہوئی تھی اور ان

ان لوگوں کی پشت میں یہ وہ تھے کیونکہ اولاد اپنے باپ داداؤں کی پشت ہی میں ہوتی ہے۔

۴۲۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد سے قیامت تک کشتیاں اور جہاز بنتے رہیں گے ان سب کی اصل کشتی نوح ہے خیال رہے کہ کشتی کے موجد نوح علیہ السلام ہیں۔

۴۳۔ ان کشتیوں کا دریا سے پار ہو جانا ہمارے کرم پر ہے اگر ہم چاہیں تو غرق کر دیں جیسا کہ رات دن دیکھا جاتا ہے۔ لہٰذا تم اپنی صنعت پر نہ اتراؤ ہمیشہ رب سے کرم مانگو دریا میں ڈوبتے وقت کوئی مددگار بھی نہیں۔

۴۴۔ وقت سے مراد لوگوں کی عمریں ہیں یعنی سمندر اور خشکی کے سارے اسباب صرف زندگی ہی میں کام آتے ہیں بعد موت تمہارے لئے سب بے کار لہٰذا ان میں پھنس کر رب سے غافل نہ ہو جاؤ۔ (نور العرفان)

۴۵۔ "اور جب ان بوڑھوں سے کہا جاتا ہے کہ اس عذاب سے ڈرو جو تمہارے آگے ہے اور اس عذاب سے بھی جو تمہارے پیچھے ہے۔" بعض نے کہا اول سے مراد عذاب دنیا ہے اور دوسرے سے مراد عذاب آخرت بعض نے اس کے برعکس کہا ہے بعض نے کہا اگلے پچھلے گناہ مراد ہیں "تاکہ تم پر رحم کیا جائے" یعنی تاکہ تم اللہ کی رحمت کے امیدوار ہو جاؤ۔

۴۶۔ "اور ان کے رب کی آیات میں سے کوئی آیت ان کے سامنے نہیں آتی مگر یہ اس کی طرف سے رخ گرداں ہو جاتے ہیں" یہ آیت سابق آیت کی علت کے طور پر ذکر کی گئی ہے یعنی جب ان سے ڈرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ رخ پھیر لیتے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ رب کی ہر آیت سے وہ اعراض کرتے ہیں یعنی اعراض کرنے اور رخ پھیرنے کے وہ عادی ہیں۔

۴۷۔ "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو مال تم کو عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ راہ خدا میں خرچ کرو تو یہ کافر مسلمانوں سے کہتے ہیں کیا ہم ایسے لوگوں کو کھانا کھلا دیں کہ اگر اللہ چاہتا تو ان کو کھانا کھلا دیتا * تم کھلی ہوئی صریح گمراہی میں پڑے ہوئے ہو" (تفسیر مظہری)

۴۸۔ "اور کہتے ہیں کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو" یعنی پوچھتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔

۴۹۔ "وہ جب آئے گی تو کچھ دیر نہ لگے گی صرف اسرافیل کی ایک ہی چیخ ہوگی نفخہ اولی جس سے بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے

R521

۵۰۔ نہ کچھ اپنے دل کی کہہ سکیں گے نہ گھر تک جا سکیں گے جو کوئی
جس حال میں ہوگا اسی آواز کو سنتے ہی بے ہوش ہو کر مر جائے گا پھر رفتہ رفتہ تمام دنیا فنا ہو جائے گی۔ (تفسیر حقانی)

لغوی اشارے ۞ الْمَشْحُوْنِ : بھرنا ۞ يَرْكَبُوْنَ : وہ سوار ہوتے ہیں ۞ صَرِيْخَ : فریاد کو پہنچنے
والا، فریاد رس، چیخ پکار، فریاد ۞ يُنْقَذُوْنَ : وہ مجھے نہیں چھڑا سکیں گے ۞ يَخِصِّمُوْنَ : وہ جھگڑ رہے

تفہیمی خلاصہ ۞ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "طعام کی عزت کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے
اسے عزت بخشی ہے جو طعام کی عزت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عزت بخشتا ہے ۞ کھجور کا درخت زمین میں سب سے پہلے اگا تھا اور
کمال قدرت کو جاننا بڑی علامت ہے ۞ کشتی کا دریا میں چلنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ہے ۞ ذریت کا اصل و فرع
سب پر آتا ہے ۞ نعمت پر شکر لازم ہے ۞ حدیث شریف میں ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو تم سب کو دولتمند
بنا دے تم میں کوئی ایک بھی فقیر نہ ہو اور اگر چاہے تو تم سب کو فقیر بنا دے یہاں تک کہ تم میں کوئی ایک بھی
غنی نہ ہو لیکن اس نے تم میں بعض کو بعض کی وجہ سے آزما کر دیکھنا چاہا کہ دولت مند فقیر پر کس طرح شفقت
کرتا ہے اور فقیر کس طرح صبر کرتا ہے ۞ کفار و مشرکین کا قیامت کے جلدی کا مطالبہ دعوت کی تکذیب اور
حشر و نشر کے انکار پر ہے ۞ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ قیامت آئے گی حالانکہ دو مرد بیع و شراء کر
رہے ہوں گے تو انہیں لپیٹنے کا موقع نہ ملے گا اور حوض میں پانی کے لیے ڈول ڈالے گا ابھی پانی نہ نکالے گا اور
مرد اپنی اونٹنی سے دودھ دوہ کر واپس آ رہا ہوگا اسے پی نہ سکے گا اور طعام کا لقمہ اٹھا کر
منہ تک لائے گا ابھی منہ میں نہ ڈال سکے گا ۞

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ ۝٥١ قَالُوا يَا وَيْلَنَا
مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ ۝٥٢ إِن
كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝٥٣ فَالْيَوْمَ لَا
تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝٥٤ إِنَّ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ۝٥٥ هُمْ وَأَزْوَاجُهُمْ فِي ظِلَالٍ عَلَى الْأَرَائِكِ مُتَّكِئُونَ
لَهُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَلَهُم مَّا يَدَّعُونَ ۝٥٧ سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبٍّ رَّحِيمٍ
وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝٥٩ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا
تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۝٦٠ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝ وَأَنِ اعْبُدُونِي ۚ هَٰذَا
صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝٦١

اور (جس وقت) صور پھونکا جائے گا یہ قبروں (سے نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے ۝ کہیں گے
ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے (جگا) اٹھایا یہ وہی تو ہے جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے
سچ کہا تھا ۝ صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آ حاضر ہوں گے ۝ اس
روز کسی شخص پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور تم کو ویسا ہی بدلہ ملے گا جیسے تم کام کرتے تھے ۝ اہل جنت
اس روز عیش ونشاط کے مشغلے میں ہوں گے ۝ وہ بھی اور ان کی بیویاں بھی سایوں میں تختوں پر
تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے ۝ وہاں ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا) ۝ پروردگار مہربان
کی طرف سے سلام (کہا جائے) ۝ اور گنہگارو آج الگ ہو جاؤ ۝ اے آدم کی اولاد ہم نے تم
سے کہہ نہیں دیا تھا کہ شیطان کی پرستش نہ کرنا وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۝ اور یہ کہ میری ہی عبادت
کرنا یہی سیدھا رستہ ہے ۝ (ج: ت * ۳۶/۵۱ تا ۶۱)

۵۱۔ اور صور پھونکا جائے گا۔ یہاں سے نفخۂ ثانیہ کا ذکر ہے کہ دنیا کے فنا ہونے کے بعد پھر اسرافیلؑ
صور پھونکیں گے جس کی آواز سے ہر ایک مردہ قبروں سے نکل کر میدان حشر میں حساب کی
جگہ حضرت رب العالمین کی طرف دوڑتا ہوا چلا آئے گا۔ (تفسیر حقانی)

۵۲۔ عذاب دیکھ کر حیران ہوں گے اور کہیں گے کس نے ہم کو خواب گاہوں سے بیدار کر دیا۔ کفار کو

2523

مرنے کے بعد حشر تک قبر میں عذاب ہے جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے۔ پھر خواب گاہوں سے جگا دینا جو کہا کریں گے یا تو اس وجہ سے کہ ان کے حواس پریشان ہوں گے اس بدحواسی میں وہ قبروں میں رہنے کو خواب سمجھیں گے یا عذابِ حشر کے مقابلہ میں قبر کا عذاب راحت اور خواب معلوم ہوگا۔ بعض کہتے ہیں کہ نفخۂ اولیٰ سے نفخۂ ثانیہ کے زمانے میں ان سے عذاب دور کر دیا جائے گا تب وہ آرام سے سوتے ہوں گے پھر جب حشر برپا ہوگا صور پھونکے گا تو کہیں گے۔ فرشتے یا اہلِ ایمان کہیں گے" یہ وہ دن ہے کہ جس کا اللہ نے تم سے وعدہ کیا تھا اور اپنی رحمت سے بتلا دیا تھا اور اس کی خبر میں رسول سچے تھے

۵۳۔ قیامت برپا ہونے کچھ بھی دیر نہ لگے گی صرف اسرافیل کا صور پھونکنا ہوگا کہ برپا ہو جائے گی اور سب حاضر ہو جائیں گے۔ (تفسیر حقانی)

۵۳۔ اس دن کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں ہوگا بلکہ ہر ایک کو اس کے اعمال کا پورا پورا (بدلہ اور) جزا دی جائے گی۔

۵۴۔ میدانِ قیامت سے فراغت کے بعد جنتی بہشت کے باغات میں جائیں گے تو ان پر نعیم جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہاں کی لذتوں اور لطف و سرور میں اس طرح کھو جائیں گے کہ انہیں کسی دوسرے کا خیال نہ ہوگا۔

۵۵۔ وہ اور ان کی بیویاں گھنے اور ٹھنڈے سایوں میں مرصع اور آراستہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ایسے تخت جن پر پردے لٹک رہے ہوں گے۔

۵۶۔ جنت میں ان کے لئے طرح طرح کے لذیذ پھل اور ہر وہ لذت بخش چیز ہوگی جو وہ طلب کریں گے۔

۵۷۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا " اہلِ جنت اپنی نعمتوں میں مشغول ہوں گے کہ اسی اثناء میں اچانک ان کے اوپر نور چمکے گا۔ جب وہ سر اٹھا کر دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہوگا کہ ان کا رب کریم ان کی طرف جھانک رہا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جنتیو! السلام علیکم۔ سَلٰمٌ ۚ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۵ سے یہی مراد ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۵۸ - اور اے مجرمو! آج الگ ہو جاؤ - یعنی صالحین سے الگ ہو جاؤ - مطلب یہ کہ مومنوں کو جنت کی طرف اور مجرموں کو دوزخ کی طرف بھیج دیا جائے گا - (تفسیر مظہری)

۵۹ - ان مجرموں سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہو گا کہ آج منہ بسورنے اور چیخنے چلانے کا کوئی فائدہ نہیں ہم نے اپنے انبیاء اور ان کے نائبین اور علماء ربانیین کے ذریعے سے تمہیں تاکیدی حکم دیا تھا اور بار بار وصیت کی تھی کہ دیکھنا شیطان کی بندگی اور اطاعت شروع نہ کر دینا کیوں کہ وہ تمہارا ازلی دشمن ہے وہ تمہیں جہنم رسید کر کے رہے گا -

۶۰ - شیطان کی بندگی چھوڑ کر میری عبادت کرنا کیوں کہ میں ہی تمہارا خالق ہوں، میں نے ہی تمہیں پیدا کیا اور نشوونما کے لئے بڑی فیاضی سے سارے وسائل بہم پہنچا دیئے ہیں اور تمہاری ابدی زندگی کے متعلق بھی فیصلہ کرنے کا اختیار صرف مجھے ہے اور مجھ سے بڑھ کر تم پر کوئی شفقت اور رحمت فرمانے والا نہیں -

۶۱ - تم میری ہی عبادت کرنا، اور اگر تم میرا حکم مانو گے، میری اطاعت کرو گے تو یہی صراط مستقیم ہے جس پر چل کر تم منزل مقصود پا سکتے ہو

(ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ۞ نُفِخَ: پھونکا گیا ۞ صُور: نرسنگا ۞ اجداث: جمع جدث واحد - قبر ۞

تفہیمی خلاصہ ۞ نفخ اول سے تمام کی موت واقع ہو گی نفخ ثانی سے جملہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ زندہ فرمائے گا اللہ تعالیٰ کا امر اور ارادہ اسرافیلؑ کی پھونک کی صورت میں ظاہر ہو گا ۞ نفخ اول و ثانی کے درمیان چالیس سال کی مدت ہے ۞ جنتی ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوا کریں گے ۞ جب اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہو گی تو جنت کی تمام نعمتیں بھول جائیں گی ۞ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس ارادہ پر زندگی بسر ہو گی اسی پر انسان کی موت آئے گی اور اسی پر قیامت میں اٹھے گا ۞ باغوں میں دوستوں کو رکھا جاتا ہے دشمنوں کو قید خانوں میں ڈالا جاتا ہے ۞ اللہ تعالیٰ کی ذات والا کو لائق و مستحق عبادت سمجھو اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ ۞ صراط مستقیم توحید واسلام ہے

وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا ۖ أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۝ ٦٢ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي
كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ ٦٣ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى
اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ ٦٥
لَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُونَ ۝ ٦٦
وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوا مُضِيًّا وَّلَا
يَرْجِعُونَ ۝ ٦٧ ع وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِي الْخَلْقِ ۖ اَفَلَا يَعْقِلُونَ ۝ ٦٨ وَمَا عَلَّمْنٰهُ
الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِي لَهٗ ۚ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِينٌ ۝ ٦٩ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ
حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ ۝ ٧٠

اور بے شک اس نے تم میں سے بہت سی خلقت کو بہکا دیا تو کیا تمہیں عقل نہ تھی ۝ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ تھا ۝ آج اسی میں جاؤ بدلہ اپنے کفر کا ۝ آج ہم ان کے مونہوں پر مہر کر دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پاؤں ان کے کیے کی گواہی دیں گے ۝ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے پھر لپک کر رستے کی طرف جاتے تو انہیں کچھ نہ سوجھتا ۝ اور اگر ہم چاہتے تو ان کے گھر بیٹھے ان کی صورتیں بدل دیتے نہ آگے بڑھ سکتے نہ پیچھے لوٹتے ۝ اور جسے ہم بڑی عمر کا کریں اسے پیدائش میں الٹا پھیریں تو کیا سمجھتے نہیں ۝ اور ہم نے ان کو شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور روشن قرآن ۝ کہ اسے ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر بات ثابت ہو جائے ۝ (۳۶/۶۲ تا ۷۰ *ت: ک)

۶۲۔ تم یہ نہ سمجھے کہ جب شیطان ہمارا دشمن ہے تو اس کا کہنا کیوں مانیں حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن دوزخ میں سے ایک گردن نکلے گی وہ کہے گی اے آدمیو! کیا تم سے (یہ نہیں کہا گیا تھا کہ) شیطان کو نہ پوجنا۔ (تفسیر وحیدی)

۶۳۔ اب یہ دوزخ وہی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (النبأ)

۶۴۔ "اپنے کفر کا بدلہ پانے کے لئے آج اس میں داخل ہو جاؤ" یعنی اب اس بے عقلی کا نتیجہ بھگتو اور اپنے کفر کے سبب سے جہنم کی سختیوں کا مزہ چکھو۔ (ص ی)

۶۵ - حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک مرتبہ) اچانک ہنس دیئے اور فرمایا - اس جھگڑے کی وجہ سے (میں ہنسا ہوں) جو بندہ قیامت کے دن اپنے رب سے کرے گا - بندہ کہے گا اے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی تھی - اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیوں نہیں - بندہ کہے گا آج میں اپنی ذات کے سوا کسی کو گواہ ماننے پر تیار نہیں - اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ٹھیک ہے، میرے لکھنے والے معزز فرشتے نہ سہی، تیری اپنی ذات تجھ پر گواہ کافی ہے - چنانچہ اس کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء کو حکم ہوگا کہ بولو اور ان اعمال کی گواہی دو جو یہ تمہارے ساتھ کیا کرتا تھا تو وہ ہر ایک بات صاف صاف بتا دیں گے - پھر بندہ (قوت گویائی لوٹنے کے بعد) اپنے اعضاء سے کہے گا کہ تمہاری بربادی ہو تمہاری خاطر ہی تو میں جھگڑ رہا تھا " (تفسیر ~~خازن~~ ابن کثیر)

۶۶ - " اور اگر ہم چاہتے تو (دنیا ہی میں) ان کی آنکھوں کو ملیامیٹ کر دیتے پھر وہ (دیکھتے ہوئے) راستہ کی طرف دوڑتے پھرتے مگر ان کو (دیکھا ہوا راستہ بھی) کہاں دکھائی پڑتا " حضرت ابن عباسؓ، قتادہ، مقاتل وغیرہ بزرگوں کے نزدیک مطلب یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ان کی گمراہی کی آنکھوں کو نکال باہر کر دیتے اور گمراہی کی طرف سے ان کو نابینا کر دیتے اور ضلالت سے ہدایت کی طرف ان کی نگاہوں کو پھیر دیتے پھر ان کو ضلالت کا راستہ نہ سوجھتا لیکن ہم نے ایسا کرنا نہ چاہا اب کہاں راہ ہدایت ان کو دکھ سکتی ہے -

۶۷ - " اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ پر (باقی رکھتے ہوئے) ان کی صورتیں بدل ڈالتے پھر وہ نہ (آگے) چل سکتے نہ (پیچھے) لوٹ سکتے " بعض نے یہ مطلب بیان کیا کہ ہم ان کو بے جان پتھر کر دیتے کہ گھروں کے اندر پڑے رہتے * عہد شکنی اور کفر کی وجہ سے یہ لوگ مستحق تو اسی بات کے تھے کہ ان کی شکلیں مسخ کر دی جاتیں لیکن اللہ کی عمومی رحمت نے دنیا میں ان کے ساتھ ایسا نہیں کیا اور اس نے بہ اقتضائے حکمت ان کو مہلت دے رکھی -

۶۸ - " اور ہم جس کی زیادہ عمر کر دیتے ہیں تو اس کو طبعی حالت میں الٹا کر دیتے ہیں سو کیا یہ لوگ (اتنا بھی) نہیں سمجھتے " یعنی جس کی عمر ہم دراز کرتے ہیں اس کو سرنگوں کر دیتے ہیں اور قوت کو ضعف پر

اضمحلال ہوتا جاتا ہے۔ یہ تغیرات تدریجی ہوتے ہیں۔

۶۹۔ اور ہم نے انہیں (اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو) شاعری نہیں سکھائی اور نہ شاعری ان کے شایانِ شان ہے۔ وہ تو محض نصیحت ہے اور ایسا قرآن ہے جو کھول کر بیان کرنے والا ہے"۔ تاکہ ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر (عذاب کی) حجت ثابت ہو جائے"۔ یعنی ہم نے اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رسول بنایا اور قرآن نازل کیا اس غرض سے کہ مومنوں کو یہ رسول یا قرآن ڈرائے۔ زندہ سے مراد مومن ہے کیونکہ مومن کا ہی دل زندہ ہوتا ہے وہی حقائق اشیاء سے صحیح طور پر واقف ہوتا ہے حیاتِ لازوال ایمان سے ہی حاصل ہوتی ہے ایمان کا فائدہ اسی کو پہنچتا ہے کافر تو مردہ ہوتا ہے اس کو قرآن سے کوئی فائدہ اور زندگی کا نفع حاصل نہیں ہوتا اس کو اچھے برے سے آگاہ نہیں ہوتا۔ (تفسیر مظہری)

لغوی اشارے ⊙ جِبِلًّا : خلق، بڑی جماعت ⊙ اِصْلَوْهَا : اس میں جا پڑو۔ اس کے اندر چلے جاؤ ⊙ اَفْوَاهِهِمْ ⊙ ان کے منہ ⊙ تُكَلِّمُنَا : ہم سے باتیں کریں گے ہم سے بولیں گے ⊙ طَمَسْنَا ہم نے مٹا دیا، ہم نے بے نور کر دیا ⊙ مَكَانَتِهِمْ : جگہ مراد ان کے گھر ⊙ مُضِيًّا : گزر جانا ⊙ (ل

تفہیمی خلاصہ ⊙ اللہ تعالیٰ نے عقل کو تین حصوں پر منقسم فرمایا جس میں اس کا کوئی حصہ ہوتا وہی عاقل ہے ایک شخص ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے ⊖ احمق جاہل اور گمراہ ہر وقت شیطان کا کھلونا بنا رہتا ہے ⊖ قوم حمید ایک محفوظ قلعہ ہے ⊖ جب سے جہنم پیدا ہوئی ہے اس وقت سے میکائیل علیہ السلام نے ہنسنا چھوڑ دیا ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں انسانی اعضاء میں سب سے پہلے بائیں ران اور ہاتھ کی ہڈی بولے گی جب انسان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی ⊖ مسخ دو قسم کا ہے ظاہری صورت کی تبدیلی اور عام عادات میں تغیر ⊖ حدیث شریف میں ہے کہ پانچ امور سے پہلے پانچ چیزوں کو غنیمت سمجھنا چاہیے ۱۔ بیماری سے پہلے تندرستی ۲۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی ۳۔ تنگدستی سے پہلے فراخ دستی ۴۔ موت سے پہلے زندگی ۵۔ مشغولیت سے پہلے فراغت کو ⊖ حدیث شریف میں آیا ہے کہ نوے سالہ بوڑھے کو فوری مغفرت ہے ⊖

2528

مِمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ۝ ۷۱
وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ ۷۲ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ
وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ ۷۳ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝ ۷۴ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝ ۷۵
فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝ ۷۶ اَوَلَمْ
يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝ ۷۷ ☆

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لئے اپنے ہاتھوں سے چارپائے بنائے کہ جن کے وہ مالک بن رہے ہیں ○ اور ان کو ان کے بس میں کر دیا ہے پھر ان میں سے کسی پر چڑھتے ہیں اور کسی کو کھاتے ہیں ○ اور ان کے لئے ان میں اور بہت سے فائدے ہیں اور خاص کر پینے کی چیز پھر کیوں نہیں شکر کرتے ○ اور اللہ کے سوا انہوں نے اور معبود بنا رکھے ہیں تا کہ وہ ان کی مدد کیا کریں ○ اور وہ خود تو اپنی مدد کر نہیں سکتے (اوروں کی کیا کریں گے) اور یہ ان کا لشکر حاضر کیا جائے گا ○ پھر آپ ان کی بات سے برا نہ مانیں کیوں کہ ہم جانتے ہیں جو کچھ وہ چھپاتے اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ○ کیا آدمی نہیں جانتا کہ ہم نے اس کو منی کے ایک قطرہ سے بنایا ہے پھر وہ کھلم کھلا دشمن بن کر جھگڑنے لگا ○ (۳۶/۷۱ تا ۷۷ ☆ ت: ح)

۷۱ - کیا ان لوگوں نے اس پر نظر نہیں کی کہ ہم نے ان کے نفع کے لئے اپنے ہاتھ کی ساختہ چیزوں میں سے مویشی پیدا کئے پھر یہ لوگ ان کے مالک بن رہے ہیں" یعنی دیکھ رہے ہیں اور اقرار کر رہے ہیں کہ ہم ہی پیدا کئے اور ان کے نفع کے لئے پیدا کئے کوئی دوسرا اس تخلیق میں شریک نہیں ہے۔ ہمارے ہاتھوں کی بنائی ہوئی چیزوں میں سے۔ (اس سے) تخلیق میں انفرادیت خداوندی اور بلا شرکت اللہ کی خصوصیت کے ساتھ چوپایوں کا ذکر ☆ ہم نے ان کو مالک بنا دیا تو وہ مالک بن گئے یا ہم نے چوپایوں کو ان کے تابع کر دیا تو وہ ان پر قابو یافتہ ہو گئے اور ان سے کام لینے لگے۔

۷۲ - "اور ہم نے ان مویشیوں کو ان کا تابع بنا دیا ہے سو وہ ان میں سے بعض تو ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں" ☆ اور ہم نے چوپایوں کو ان کا تابع بنا دیا ☆ ان کا گوشت کھاتے ہیں

۷۳ - اور ان سے ان لوگوں کے اور بھی منافع ہیں اور پینے کی چیزیں بھی (دودھ، مٹھا دہی وغیرہ)

بچا ہے سو کیا وہ شکر نہیں کرتے ✱ کھالیں، بال اور دوسرے منافع جیسے کہ سواری، بوجھ اٹھانا، جانوروں
سے وہ ان کو حاصل ہوتے ہیں ✱ اور پینے کی چیزیں یعنی دودھ مشارب ✱ کیا یہ انکار کرتے ہیں اور شکر نہیں کرتے
یعنی انکار نہیں کرتے اقرار کرتے ہیں پھر کفرانِ نعمت کرتے ہیں۔ (تفسیر مظہری)

۷۴۔ مگر ان کفارِ مکہ نے تو اللہ کے علاوہ اور بتوں کو معبود قرار دے رکھا ہے اس امید پر کہ
وہ بت ان کی عذابِ خداوندی سے حفاظت کریں

۷۵۔ وہ جھوٹے معبود ان کی عذابِ خداوندی سے کچھ بھی بار حفاظت نہیں کر سکتے

۷۶۔ اور یہ کفارِ مکہ تو غلاموں کی طرح ان جھوٹے معبودوں کے (سامنے) دست بستہ کھڑے ہوتے ہیں
(اے محبوب!) ان لوگوں کی تکذیب آپ کے لئے دکھ کا سبب نہیں ہونا چاہئے بے شک ہم جانتے
ہیں جو یہ مکر و خیانت دل میں رکھتے ہیں اور جس عداوت و دشمنی کو یہ ظاہر کرتے ہیں (تفسیر ابن عباس)

۷۷۔ اگر انسان اپنے مادہ تخلیق کی طرف ہی غور کرتا تو سرکشی اور بغاوت کا راستہ اختیار نہ کرتا
ہم نے اسے پانی کی ایک بوند سے پیدا کیا، پھر اسے صحت، جوانی، عزت اور دولت کی نعمتیں
بخشیں۔ شکر کرنے اور اپنی اطاعت گزار بندہ بننے کے بجائے وہ ہم سے ہی الجھ رہا ہے
ہمارا ہی انکار کر رہا ہے اور اس کے لئے مناظرانہ انداز اختیار کر رہا ہے۔ (ضیاء القرآن)

لغوی اشارے ⊘ اَنْعَام: مویشی ⊘ مَشَارِبُ: جمع مَشْرَبْ واحد۔ پینا، پینے کی جگہ ⊘ یُسِرُّوْنَ:
وہ چھپاتے ہیں ⊘ خَصِیْمٌ: سخت جھگڑنے والا۔ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ حدیث شریف میں ہے " وہ جو تو نے لیا ہے وہ تیرے قبضہ میں ہے " (امانت کی ادائیگی کا حکم ہے)
یہاں سے ملکیت اور قبضہ مراد ہے ⊘ انعام: چلنے میں نرمی کی عادت والے مویشی ⊘ بوجھ اٹھانا سواری کا ایک شعبہ ہے
پوشیدہ امور اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے واضح ہیں جیسے تمہارے لئے کھلی باتیں روشن ہیں ⊘ اشارہ ہے کہ اعداء کی وہ باتیں
جو حسد اور طعن و تشنیع سے صادر ہوتی ہیں وہ انبیاء علیہم السلام کو غمگین کرتی ہیں اگرچہ ان کے
قلوب بڑی قوت و طاقت کے حامل ہوتے ہیں ⊘

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ۭ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ۝ ٧٨ قُلْ
يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ۝ ٧٩ الَّذِيْ
جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝ ٨٠ اَوَلَيْسَ
الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ۭ بَلٰى ۤ وَ
هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ۝ ٨١ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ
فَيَكُوْنُ ۝ ٨٢ فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ ٨٣

اور بیان کرنے لگا ہے ہمارے لئے (عجیب و غریب) مثالیں اور اس نے فراموش کر دیا ہے اپنی پیدائش کو (گستاخ) کہتا ہے اجی! کون زندہ کر سکتا ہے ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں ٥ آپ فرمایئے (اے گستاخ سن!) زندہ فرمائے گا انہیں وہی جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا، اور وہ ہر مخلوق کو خوب جانتا ہے ٥ جس نے (اپنی حکمت سے) رکھ دی تمہارے لئے سبز درختوں میں آگ پھر تم اس سے اور آگ سلگاتے ہو ٥ کیا وہ (قادر مطلق) جس نے پیدا فرمایا آسمانوں اور زمین کو قدرت نہیں رکھتا کہ پیدا کر سکے ان جیسی (چھوٹی سی) مخلوق۔ بیشک! (وہ اب کر سکتا ہے) اور وہی پیدا فرمانے والا سب کچھ جاننے والا ہے ٥ اس کا حکم جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اتنا ہی ہے کہ وہ فرماتا ہے اس کو ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے ٥ پس وہ (ہر عیب سے) پاک ہے جس کے ہاتھوں میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا ٥

(۳۶/۷۸ تا ۸۳ * ت: ض)

۷۸۔ "اور ہمارے لئے کہاوت کہتا ہے" یعنی گلی ہوئی ہڈی کو ہاتھ سے مل کر مثل بتاتا ہے کہ یہ تو ایسی بکھر گئی کیسے زندہ ہو گی "اور اپنی پیدائش کو بھول گیا" کہ قطرۂ منی سے پیدا کیا گیا ہے۔ "بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں" (کنزالا

۷۹۔ اے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کہہ دیجئے ان بوسیدہ ہڈیوں کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو اول بار بنایا تھا اور ان کا کچھ بھی وجود نہ تھا پھر بار دیگر بنانا اس کو کیا نہیں آتا؟ حالانکہ وہ (ہر چیز کا خالق) ہر چیز مخلوقات کی جانتا ہے کہ کوئی ذرہ اجزاء بدن

2531 (تفہیم)

کا اس سے مخفی نہیں بار دگر سب کو ملا دے گا اور روح ڈال دے گا یا یوں کہیے وہ جس طرح پیدا کرنا چاہتا

۸۰۔ اور مکہ والو! وہ ایسا ہے جو ہرے درخت سے تمہارے لئے آگ پیدا کر دیتا ہے پھر تم اس سے آگ سلگا لیتے ہو (تفسیر ابن عباس ؓ)

۸۱۔ ”اور جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ کیا وہ اس پر قادر نہیں ہے کہ ان جیسے آدمیوں کو (دوبارہ) پیدا کر دے۔ کیوں نہیں وہ بڑا پیدا کرنے والا اور خوب جاننے والا ہے“ جس نے اتنے عظیم الشان اجرام پیدا کئے وہ ان آدمیوں کی طرح پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ جتنے بڑے آسمان و زمین ہیں اتنے ہی چھوٹے یہ آدمی ہیں۔ یا مثل ہونے سے مراد اصول و صفات میں ایک جیسا ہونا * وہ بہت بڑا خالق ہے ایک مخلوق کے بعد دوسری مخلوق پیدا کرتا ہے تمام مخلوقات کو خوب جانتا ہے۔

۸۲۔ ”وہ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو بس اس کا معمول یہ ہے کہ وہ اس سے کہہ دیتا ہے ہو جا۔ وہ فوراً ہو جاتی ہے“ * کسی چیز کو کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کو نہ علمی مشق کی ضرورت ہے نہ آلات استعمال کرنے کی * شبہ کے مادہ کو جڑ سے کاٹ دینے کے لئے یہ تمثیل ذکر فرمائی۔ قدرت مخلوق پر قدرت خدا کا قیاس غلط ہے۔ (تفسیر مظہری)

۸۳۔ ”پس وہ (ہر عیب سے) پاک ہے جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی حکومت ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جانا ہے گا“ وہ حی قیوم ذات ہر عیب ہر خامی اور ہر برائی سے پاک ہے جس کے ہاتھوں میں آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں ہیں ہر معاملہ اسی کی جناب میں لوٹتا ہے، اسی کے لئے ہر قسم کی تخلیق اور ہر قسم کا امر ہے۔ قیامت کے دن تمام بندے لوٹ کر اسی کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور وہ ہر ایک کو اس کے اعمال کی جزا دے گا وہی عادل، منعم اور محسن ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

لغویات ⊘ عِظَام : ہڈیاں ⊘ رَمِیْم : گلی سڑی ہڈی ⊘ مَرَّۃٍ : ایک بار ⊘ تُوْقِدُوْنَ : تم آگ سلگاتے ہو ⊘ اَرَادَ : اس نے چاہا، ارادہ کیا ⊘ (لغات القرآن)

تفہیمی خلاصہ ⊘ حضرت حذیفہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ

2532

ایک شخص کی موت کا وقت قریب آ گیا۔ جب وہ زندگی سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے اہل خانہ کو وصیت
کی کہ میرے مرنے کے بعد بہت ساری لکڑیاں جمع کر کے میری لاش جلا دینا۔ جب میرا جسم اور ہڈیاں راکھ بن جائیں
تو اسے سمندر میں بہا دینا چنانچہ انہوں نے ویسا ہی کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی راکھ جمع کر کے اسے دوبارہ زندہ
کیا اور پوچھا کہ تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے جواب دیا کہ صرف تیرے خوف سے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
اسے بخش دیا (مسند احمد) ⊖ مرخ اور عفار نامی دو درخت حجاز میں اگتے ہیں ان دونوں کی سرسبز
ٹہنیوں کو رگڑنے سے بالکل اسی طرح آگ نکلتی ہے جیسے چقماق سے ⊖ عناب کے سوا ہر درخت
میں آگ ہے ⊖ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "اپنے مردوں پر سورہ یٰسین پڑھو"
فرمایا"۔ سورہ یٰسین پڑھو اس لئے کہ اس میں دس برکات ہیں ★ بھوکا پڑھے تو ہمیشہ خوش حال رہے ★ ننگا پڑھے
تو کبھی برہنہ تن نہ رہے ★ غیر شادی شدہ پڑھے تو اس کا نکاح ہو جائے ★ خوفزدہ پڑھے تو امن میں رہے ★
قیدی پڑھے تو رہائی مل جائے ★ مسافر پڑھے تو سفر با ظفر ہو ★ شے گم کردہ پڑھے تو شے واپس مل جائے ★ پیاسا
تو سیراب ہو ★ مریض پڑھے تو شفا پائے ★ سورہ یٰس پڑھنے والے کو وہی ملے جو چاہتا ہو ★ قبرستان میں
پڑھے تو قبرستان والوں کے عذاب میں تخفیف ہو گی پڑھنے والے کو قبرستان والوں کی گنتی برابر ثواب نصیب ہو